بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرد و عورت کی نماز میں فرق

جمع و ترتیب

مولانا محمد رضوان عزیز صاحب حفظہ اللہ

مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مسؤول شعبہ

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

Cell =0332-4000744=Ikrash313@gmail.com

مرد وعورت کی نماز میں فرق

دعویٰ اہل السنۃ والجماعۃ:

مرد وعورت کے طریقہ نماز میں فرق احادیث وآثار، اجماع امت، ائمہ اربعہ اور سے ثابت ہے۔

دعویٰ غیر مقلدین:

مرد وعورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں۔

عورتوں کا طریقہ نماز از صلاح الدین یوسف،عورت اور مرد کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں از حافظ محمد ابراہیم سلفی،صلوۃ الرسول از حکیم صادق سیالکوٹی

دلائل اہل السنۃ والجماعۃ:

احادیث وآثار:

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے میں فرق:

مرد:

عن مالك بن الحويرث رضى الله عنه أنه رأى نبي الله صلى الله عليه وسلم وقال حتى يحاذي بهما فروع أذنيه

صحیح مسلم ج1ص168باب استحباب رفع الیدین فی تکبیرۃ الاحرام

ترجمہ: سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے کان کے اوپر والے حصہ تک ہاتھ اٹھائے۔

عورت:

روایت نمبر 1:

حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي قال حدثتني ميمونة بنت عبد الجبار بن وائل بن حجر عن أبيها عبد الجبار عن علقمة عمها عن وائل بن حجر قال : جئت النبي صلى الله عليه و سلم فقال : هذا وائل بن حجر جاءكم لم يجئكم رغبة ولا رهبة جاء حبا لله ولرسوله وبسط له رداءه وأجلسه إلى جنبه وضمه إليه وأصعد به المنبر فخطب الناس فقال لأصحابه : ارفقوا به فأنه حديث عهد بالملك فقلت : ان أهلي قد غلبوني على الذي لي قال : أنا أعطيكه وأعطيك ضعفه فقال لي رسول الله صلى الله عليه و سلم : يا وائل بن حجر إذا صليت فاجعل يديك حذاء أذنيك والمرأة تجعل يديها حذاء ثدييها

المعجم الکبیر ج9ص144رقم17497

ترجمہ: سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اے وائل! جب تو نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔

اعتراض:

روایت کی سند میں ایک راویہ ام یحیٰ مجہول ہے چونکہ امام ہیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد ج2 میں فرماتے ہیں کہ ولم اعرفہا،لہذا مجہول الحال راوی کی روایت معتبر نہیں۔

جواب:

اولاً: امام ہیثمی رحمہ اللہ کے لم اعرفہا کہنے سے سند پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ثانیاً: تاریخ دمشق جزء62ص390باب وائل بن حجر بن سعد میں ام یحیٰ کا نام کبشہ مذکور ہے لہذا وہاں سند یوں ہے۔حدثنا میمونۃ بنت عبدالجبار بن وائل قال سمعت عمتی کبشۃ ام یحییٰ ---الخ

اور امام ابن مندہ نے حاشیہ اکمال الکمال جزء2ص478پر فرمایا کہ ام یحیٰ کنیت ہے اور ان سے میمونہ بنت حجر بن عبد الجبار نے روایت کی ہے۔لہذا ام یحیٰ مجہول راویہ نہیں ہے۔

محمد رضوان عزیز

روایت نمبر2:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً ؛ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ كَيْفَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلاَةِ ؟ قَالَ : حَذْوَ ثَدْيَيْهَا.

مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص270بابفِي المرأة إِذَا افْتَتَحَتِ الصَّلاَةَ ، إِلَى أَيْنَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا عورت نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے؟ فرمایا کہ اپنے سینے تک۔

اعتراض:

اس روایت کی سند میں حضرت ہشیم نے فرمایا: شیخ لنا، جب کہ شیخ کا نام وحال معلوم نہیں۔

جواب:

حضرت ہشیم فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْخٌ ، يُقَالُ لَهُ : مِسْمَعُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَطَاءً فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص254باب فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا فَاتَتْهُ.

ان کے شیخ کا نام مسمع بن ثابت ہے لہذا اعتراض باطل ہے۔

روایت نمبر3:

عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زَيْتُونَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا حِينَ تَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ۔

مصنف ابن ابی شیبۃ ج2ص421باب فی المراءۃ اذا افتتحت الصلوۃ الی این ترفع یدیہا

ترجمہ: عبدربہ بن سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ نماز میں اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں۔

نوٹ:

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کا نام خیرۃ ہے اور یہ بڑی صحابیات میں سے ہیں۔

تہذیب التہذیب

مرد و عورت کے ہاتھ باندھنے میں فرق:

مرد:

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص427باب وضع اليمين عَلَى الشِّمَالِ.

ترجمہ: حضرت علقمہ اپنے والد سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھ کر ناف کے نیچے رکھا ہوا تھا۔

عورت:

1: عبد الرزاق عن بن جريج عن عطاء قال تجمع المرأة يديها في قيامها ما استطاعت

مصنف عبدالرزاق ج3ص49 باب تكبير المرأة بيديها وقيام المرأة و ركوعها وسجودها

ترجمہ: امام عبد الرزاق حضرت ابن جریج سے اور وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عورت حالت قیام میں جہاں تک ہو سکے ہاتھوں کو جمع کر کے رکھے۔

نوٹ:

ہاتھوں کو جمع کرنا اسی وقت ہو سکتا ہے جب عورت سینے پر باندھے۔

محمد رضوان عزیز

:2 فقہ کی کتاب "مراقی الفلاح" میں ہے:

(و) يسن (وضع الرجل يده اليمنى على اليسرى تحت سرته) لحديث علي رضي الله عنه--- (و) يسن (وضع المرأة يديها على صدرها-
مراقی الفلاح ص259،258

ترجمہ: مرد کے لیے سنت یہ ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھ لے جس کی دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث ہے---اور عورت کے لیے سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سینے پر باندھ لے۔

:3 سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَ الْمَرْاَۃُ تَضَعُ [یَدَیْھَا]عَلٰی صَدْرِھَا اِتِّفَاقًا لِاَنَّ مَبْنٰی حَالِھَا عَلَی السَّتْرِ۔
(فتح باب العنایۃ: ج1 ص243 سنن الصلوۃ)

ترجمہ: عورت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی، اس پر سب فقہاء کا اتفاق ہے، کیونکہ عورت کی حالت کا دارومدار پردے پر ہے۔

:4 علامہ عبدالحئی لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَاَمَّا فِیْ حَقِّ النِّسَائِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ السُّنَّۃَ لَھُنَّ وَضْعُ الْیَدَیْنِ عَلَی الصَّدْرِ لِاَنَّھَا اَسْتَرُ لَھَا۔
(السعایۃ ج 2ص156)

ترجمہ: رہا عورتوں کے حق میں [ہاتھ باندھنے کا معاملہ] تو تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کے لیے سنت سینہ پر ہاتھ باندھنا ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

مرد و عورت کی طریقہ رکوع میں فرق:

مرد:

عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ أَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَنْصَارِىَّ أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا فِى الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ وَجَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ
سنن ابی داود ج1ص133باب صَلاَةِ مَنْ لاَ يُقِيمُ صُلْبَهُ فِى الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

ترجمہ: حضرت سالم البراد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ہم نے عرض کیا ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائیں وہ مسجد نبوی کے اندر ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہی جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا اور اپنی انگلیاں گھٹنوں سے نیچے کیں اور اپنی کہنیاں پہلو سے جدا کیں۔

عورت:

قال تجمع المراة إذا ركعت ترفع يديها إلى بطنها وتجمع ما استطاعت فإذا سجدت فلتضم يديها إليها وتضم بطنها وصدرها إلى فخذيها وتجمع ما استطاعت
مصنف عبدالرزاق ج3ص137رقم5069

ترجمہ: حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت [نماز میں] لپٹ سمٹ کر رہے گی جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھو کو اپنے پیٹ کی طرف اٹھائے [ملائے] اور جتنا سمٹ سکتی ہو سمٹ جائے۔

عندی بالاختیار قول من قال ان المراءۃ لاتجافی فی الرکوع--------
بحوالہ نصب العمود فی مسئلۃ تجافی المراءۃ فی الرکوع والسجود والقعود ص52

ترجمہ: غیر مقلد عالم عبدالحق ہاشمی اپنی کتاب نصب العمود میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے ان حضرات کی بات پسند ہے جو کہتے ہیں کہ عورت رکوع میں اپنی کہنیاں پہلو سے جدا نہ کرے۔

مرد وعورت کے طریقہ سجدہ میں فرق:

مرد:

1: عن ميمونة : أن النبي صلى الله عليه و سلم كان إذا سجد جافى يديه حتى لو أن بهمة أرادت أن تمر تحت يديه مرت

سنن نسائی ج1ص167باب التجافی فی السجود

2: عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَسْجُدُ

ابوداود ج1ص137باب صفۃ السجود

ترجمہ: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ پیٹ سے اتنے دور رکھتے کہ بکری کا چھوٹا بچہ نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا۔

عورت:

1: عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلست المرأة في الصلاة وضعت فخذها على فخذها الأخرى وإذا سجدت ألصقت بطنها في فخذها كأستر ما يكون لها فان الله ينظر إليها ويقول يا ملائكتي أشهدكم أني قد غفرت لها

الکامل لابن عدی ج2ص501

ترجمہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت نماز میں بیٹھے تو ایک ران دوسری ران پر رکھ کر بیٹھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ رانوں سے ملالے کہ اس حالت میں زیادہ پردہ ہے۔

2: عن الحسن وقتادة قالا إذا سجدت المرأة فإنها تنضم ما استطاعت ولا تتجافى لكي لا ترفع عجيزتها

مصنف عبدالرزاق ج 3ص49 باب تكبيرة المراءة بيديها وقيام المراءة وركوعها وسجودها

ترجمہ: حضرت حسن بصری اور قتادہ رحمہا اللہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے تو جہاں تک ہو سکے سکڑ جائے اور نہ ہی اپنی کہنیاں پیٹ سے جدا کرے تاکہ عورت کی پیٹھ اونچی نہ ہو۔

مرد وعورت کے بیٹھنے میں فرق:

مرد:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ---- وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى

بخاری ج1ص114باب سنۃ الجلوس فی التشہد

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔۔۔۔۔ نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاوں بچھادے [اور اس پر بیٹھ جائے] اور دایاں پاوں کھڑا رکھے۔

عورت:

ابوحنیفۃ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ سئل کیف کان النساء یصلین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کن یتربصن ثم امرن ان یحتفزن

جامع المسانید از محمد بن محمود خوارزمی ج1ص400

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں نماز کس طرح ادا کرتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا پہلے تو [تشہد میں] آلتی پالتی مار کر بیٹھتی تھیں پھر ان کو حکم دیا گیا کہ دونوں پاوں ایک طرف نکال کر سرین کے بل بیٹھیں۔

کون کہاں نماز ادا کرے:

مرد:

قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم * صلاة مع الإمام أفضل من خمس وعشرين صلاة يصليها وحده
صحیح مسلم ج1ص231باب فضل صلوة الجماعة

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز جو امام کے ساتھ پڑھی جائے اس نماز سے جو اکیلے پڑھی ہو پچیس گناہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

عورت:

عن أم حميد امرأة أبي حميد الساعدي رضي الله عنها أنها جاءت إلى النبي صلى الله عليه و سلم فقالت يا رسول الله إني أحب الصلاة معك قال قد علمت أنك تحبين الصلاة معي وصلاتك في بيتك خير من صلاتك في حجرتك وصلاتك في حجرتك خير من صلاتك في دارك وصلاتك في دارك خير من صلاتك في مسجد قومك وصلاتك في مسجد قومك خير من صلاتك في مسجدي

الترغیب والترہیب ج1ص140باب ترغیب النساء فی الصلوۃ فی بیوتہن---

ترجمہ: ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کو بیوی ام حمید سے روایت ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ کے ساتھ نماز پڑھنا زیادہ محبوب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا بہت زیادہ محبوب رکھتی ہے لیکن تیری وہ نماز جو اپنے کمرے میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو بر آمدہ میں پڑھے اور تیری بر آمدہ کی نماز بہتر ہے اس نماز سے جو تو صحن میں پڑھے اور تیری صحن کی نماز بہتر ہے اس نماز سے جو محلے کی مسجد میں پڑھے اور تیری محلے کی مسجد والی نماز بہتر ہے اس نماز سے جو مسجد نبوی میں میرے ساتھ پڑھے۔راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے خاوند حضرت ابو حمید کو بتایا تو انہوں نے گھر کے ایک تاریک کونے میں نماز پڑھنے کی جگہ بنوا دی اور آخر عمر تک وہیں نماز پڑھتی رہیں۔

غیر مقلدین کے "دلائل" کا علمی جائزہ

1: وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

بخاری ج1باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعۃ

جواب نمبر1:

پہلے یہ حدیث مبارکہ مکمل سن لی جائے تا کہ جواب سمجھنے میں آسانی ہو۔پوری حدیث یوں ہے۔

حَدَّثَنَا مَالِكٌ أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدْ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدْ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتْ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

اس حدیث مبارکہ میں سات احکامات بیان ہوئے ان کا تعلق مردوں سے ہے۔مثلاً:

صلوا، امر کا صیغہ ہے اس سے پہلے چار امر صیغے ہیں۔1:ارجعوا،2:فاقیموا منہم،3:علموہم،4:مروہم

ان کا تعلق بالاتفاق مردوں سے ہے اور صلوا کے بعد دو حکم ہیں۔اذان وامامت کا،ان کا تعلق بھی بالاتفاق مردوں سے ہے لہذا صلوا کما رائیتمونی کا تعلق بھی مردوں سے ہی ہوا نہ کہ عورتوں سے۔

اسی طرح بخاری شریف ج1باب استووا فی القراءۃ فلیومہم اکبرہم میں واضح موجود ہے۔فعلمتوہم مروہم بصلاۃ کذا فی حین کذا وصلوۃ کذاس فی حین کذا،یعنی جب تم اپنے اہل کو سکھا چکو تو ان کو حکم کرو وہ اس طرح نماز پڑھیں اور اس وقت میں پڑھیں۔

جواب نمبر2:

صلوا کا خطاب حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کو تھا جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت وصحبت میں بیس دن تک رہے اور جلدی واپسی جانا چاہتے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضابطہ کلیہ دیدیا صلوا كما رأيتموني اصلی اس خطاب میں عورتیں کہاں سے شامل کرلیں۔

جواب نمبر3:

صلوا کا عموم غیر مقلدین کی ذاتی رائے وقیاس ہے اور غیر مقلدین کے نزدیک قیاس کرنا شیطان کا کام ہے۔

:2

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کا اثر بخاری شریف میں موجود ہے:

وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً

بخاری بَاب سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

جواب نمبر1:

اس اثر کو پیش کیا جاتا ہے کہ اس میں عورتوں کو مردوں کی طرح بیٹھنے کا حکم ہے۔ جب کہ یہ فعل حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کا ہے اور وہ خود فقیہ ہیں ۔ اپنے اجتہاد پر عمل کرتی تھیں۔

جواب نمبر 2:

حضرت امام بخاری اس اثر کو ترجمۃ الباب میں لائے ہیں اس کی سند موجود نہیں اور غیر مقلدین کے ہاں بلاسند کوئی بات قابل قبول نہیں۔

محمد رضوان عزیز